سلسلہ خطبہ 45
خطبہ جمعۃ المبارک
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ دلن بنگلہ بوریوالا
عنوان:
اُمّت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُقوق
زیرِاہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ دلن بنگلہ بوریوالا

- آپ ﷺ پر ایمان لانا
- آپ ﷺ کی عزت وتوقیر کرنا
- آپ ﷺ کی مکمل اتباع واطاعت کرنا
- آپ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنا
- آپ ﷺ کی شان میں غلو نہ کرنا
- آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا [الفتح: 9-8]

ذی وقار سامعین!

نبی ﷺ کی آمد سے پہلے بالعموم پوری دنیا اور بالخصوص خطہ عرب میں بدترین جہالت پھیل چکی تھی، اللہ کے ساتھ کئی شریک بنا لئے گئے تھے، بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا، امراء غریبوں پر ظلم کرتے تھے، نکاح کی اکثر صورتیں واضح زنا پر مستمل تھیں، الغرض شاید ہی کوئی ایسا گناہ تھا اس وقت رائج نہ تھا، ایسے میں اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر ترس اور رحم آیا، جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور یہ اتنی بھی شفقت اور مہربانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی دنیا میں بعثت کو اپنا احسان قرار دیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

"بلاشبہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جب اس نے ان میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا، جو ان پر اس کی آیات پڑھتا اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔"[آل عمران:164]

یاد رکھیں! جتنا بڑا احسان ہوتا ہے اس کے تقاضے بھی اتنے ہی بڑے ہوتے ہیں، اس کے حقوق کا بھی اتنا ہی زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ آج کے خطبہ میں ہم اللہ کے فضل و کرم سے اُن حقوق کو سمجھیں گے جو ہمارے ذمے ہیں، جو ہم نے ادا کرنے ہیں:

آپ ﷺ پر ایمان لانا:

نبی ﷺ کا ہمارے ذمے سب سے پہلا اور بنیادی حق یہ ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان لایا جائے، آپ کو اللہ کا بندہ اور رسول مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

"اے لوگو! بلاشبہ تمھارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمھارے رب کی طرف سے آیا ہے، پس تم ایمان لے آؤ، تمھارے لیے بہتر ہو گا اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"[النساء:170]

❁ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

"کہہ دے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ (اللہ) کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اس کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، پس تم اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ، جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"[اعراف:158]

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا؛

"اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس اُمت (امّتِ دعوت) کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے، پھر وہ مر جائے اور اُس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا، تو وہ اہل جہنم ہی سے ہو گا۔"[صحیح مسلم:386]

آپ ﷺ کی عزت و توقیر کرنا:

نبی ﷺ کا ہمارے ذمے دوسرا حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی عزت اور توقیر کی جائے، اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

"بے شک ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور دن کے شروع اور آخر میں اس کی تسبیح کرو۔"[الفتح:9-8]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے لیے آواز اونچی کرو، تمھارے بعض کے بعض کے لیے آواز اونچی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمھارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔"[الحجرات:2]

صحیح بخاری میں اس آیت کا سبب نزول بیان ہوا ہے، ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں؛

كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا، أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ﴾ الْآيَةَ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ

"دو سب سے بہتر آدمی قریب تھے کہ ہلاک ہو جاتے، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنھما، دونوں نے اپنی آوازیں بلند کیں جب بنو تمیم کے شتر سوار آپ ﷺ کے پاس آئے۔ تو ان دونوں (بہترین آدمیوں) میں سے ایک نے بنی مجاشع کے اقرع بن حابس (کو بنو تمیم کا امیر مقرر کرنے) کا اشارہ کیا اور دوسرے نے ایک اور کا اشارہ کیا۔ نافع نے کہا، مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: "تم نے صرف میری مخالفت کا ارادہ کیا ہے۔" انھوں نے کہا: "میں نے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔" اس میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو۔"

ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا؛

پھر اس آیت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کی آواز رسول اللہ ﷺ کو سنائی نہیں دیتی تھی جب تک کہ آپ ﷺ ان سے دوبارہ پوچھتے نہیں تھے۔" [صحیح بخاری: 4845]

❁ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

"جب یہ آیت اتری:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اب ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی آواز بہت بلند تھی تو وہ کہنے لگے: "میں ہی اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند کیا کرتا تھا، میرا عمل تو ضائع ہو گیا، میں اہلِ نار سے ہوں۔" اور وہ غمگین ہو کر گھر میں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں نہ دیکھا تو ان کے بارے میں پوچھا۔ کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا: "رسول اللہ ﷺ تمھیں تلاش کر رہے تھے، تمھیں کیا ہوا؟" کہنے لگے: "میں ہی ہوں جو اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند کرتا تھا اور اونچی آواز سے بات کرتا تھا، میرا عمل ضائع ہو گیا اور میں اہلِ نار سے ہوں۔" لوگوں نے آکر رسول اللہ ﷺ کو ان کی بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا؛

لاَ، بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

" نہیں، بلکہ وہ اہلِ جنت سے ہے۔"

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پھر ہم انھیں اپنے درمیان چلتا پھرتا دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ جنتی ہیں۔ "[مسند أحمد: ۱۲۴۰۸] اس کی سند صحیح ہے۔

تفسیر ابن کثیر کے محقق لکھتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو یہ خیال اس لیے

ہوا کہ بنو تمیم (جن کے بارے میں یہ آیات اتریں) ان کے سامنے (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) انھوں نے ہی خطبہ دیا تھا۔ [البدایہ والنہایہ ۵/ ۴۲، فتح الباری: ۸/ ۵۹۱]

❁ حضرت عروۃ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جو صلح حدیبیہ کے وقت مشرک تھے اور قریش کے نمائندہ بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، وہ جب قریش کے پاس واپس لوٹے تو انھوں نے کہا؛

أَیْ قَوْمِ، وَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَوَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیِّ، وَاللّٰہِ إِنْ رَأَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہُ أَصْحَابُہُ مَا یُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وسلم مُحَمَّدًا، وَاللّٰہِ إِنْ یَتَنَخَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ فَدَلَکَ بِھَا وَجْھَہُ وَجِلْدَہُ، وَإِذَا أَمَرَھُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَہُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہِ، وَإِذَا تَکَلَّمُوْا خَفَضُوْا أَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہُ، وَمَا یُحِدُّوْنَ إِلَیْہِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَّہُ

"اے میری قوم! اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں سے مل چکا ہوں، میں نے قیصر وکسری اور نجاشی جیسے بادشاہ دیکھے ہیں لیکن اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی اس کے ساتھی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی تعظیم محمد ﷺ کی ان کے ساتھی کرتے ہیں ۔ اللہ کی قسم! اگر وہ کھنکھارتے بھی ہیں تو ان کے منہ سے نکلنے والا بلغم ان کے کسی ساتھی کی ہتھیلی میں ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور اپنی جلد پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم جاری کرتے ہیں تو ان کے ساتھی فوراً اس پر عمل کرتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے ساتھیوں میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وضو والا پانی اسے مل جائے اور جب وہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو ان کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم کی بناء پر ان کی نظروں سے نظر نہیں ملاتے۔۔۔ " [صحیح بخاری: 2731]

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سب سے زیادہ محبت کرنا:

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ہمارے ذمے تیسرا حق یہ ہے ہم اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ محبت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

"کہہ دے اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور رہنے کے مکانات، جنھیں تم پسند کرتے ہو، تمھیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"[التوبہ:24]

❁ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»

ترجمہ: حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔[صحیح بخاری:15]

❁ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ہاتھ پکڑے چل رہے تھے تو سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کہا؛

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي

"یارسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔"

تو نبی ﷺ نے فرمایا؛

لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ

نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔[صحیح بخاری:6632]

آپ ﷺ کی مکمل اتباع و اطاعت کرنا:

نبی ﷺ کا ہمارے ذمے چوتھا حق یہ ہے کہ ہم نبی ﷺ کی مکمل اتباع اور اطاعت کریں، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔

❁ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

"اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور بچ جاؤ، پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔"[المائدہ:92]

❁ قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ

"کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"[آل عمران:33]

❁ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى، وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي»، فَآذَنْتُهُ، فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ، وَأَبُو جَهْمٍ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ، لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ، وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا: أُسَامَةُ، أُسَامَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَاعَةُ اللهِ، وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ»، قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ، فَاغْتَبَطْتُ

ترجمہ: ابو بکر بن ابو جہم بن صخیر عدوی کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہائش دی نہ خرچ۔ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "جب (عدت سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا" سو میں نے آپ کو اطلاع دی۔ معاویہ، ابو جہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے ان کی طرف پیغام بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "معاویہ تو فقیر ہے اس کے پاس مال نہیں ہے، اور رہا ابو جہم تو وہ عورتوں کو بہت مارنے والا ہے، البتہ اسامہ بن زید ہے۔" انہوں نے (ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا: اسامہ! اسامہ! رسول اللہ

ﷺ نے انہیں فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت تمہارے لیے بہتر ہے۔" کہا: چنانچہ میں نے ان سے شادی کرلی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں اتنی خیر رکھ دی کہ مجھ پر اس دور کی خواتین رشک کرتی تھیں۔[مسلم:3712]

❄ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا، آپ ﷺ نے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا اور آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر بھی عطا فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ دولت بڑی سرسبز اور بہت ہی شیریں ہے۔ لیکن جو شخص اسے اپنے دل کو سخی رکھ کرلے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے۔ اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہیں ہوگی۔ اس کا حال اس شخص جیسا ہوگا جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا (یاد رکھو) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا' کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اب اس کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ تا آنکہ اس دنیا ہی سے میں جدا ہو جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو ان کا معمول دینے کو بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں ان کا حصہ دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات پاگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مال فے یعنی ملکی آمدنی سے ان کا حصہ ان کو دینا چاہتے تھے مگر انہوں نے وہ بھی نہیں لیا۔[صحیح بخاری:1472]

❁ کعب بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، مسجد میں، ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمے تھا تو ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے اندر ان کی آوازیں سنیں تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا اور کعب بن مالک کو آواز دی:

«يَا كَعْبُ»، فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، «فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ»، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُمْ فَاقْضِهِ

"کعب!" انہوں نے عرض کی: حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے ہاتھ سے انہیں اشارہ کیا کہ اپنے قرض کا آدھا حصہ معاف کر دو۔ کعب نے کہا: اللہ کے رسول! کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوسرے سے) فرمایا: "اٹھو اور اس کا قرض چکا دو۔ [مسلم:3987]

آپ ﷺ کی شان میں غلو نہ کرنا:

نبی ﷺ کا ہمارے ذمے پانچواں حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کو وہی مقام اور رتبہ دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیا ہے، آپ ﷺ کی شان میں غلو نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

"کہہ دے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ کسی نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں نہیں ہوں مگر ایک ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔"

اس بات کا حکم خود نبی ﷺ نے بھی دیا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں؛

لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ."

"مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نصاریٰ نے ان کے رتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔"[صحیح بخاری: 3445]

❁ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا؛

خَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عُرْسِي، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَتَغَنَّيَانِ، وَتَنْدُبَانِ آبَائِي الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، وَتَقُولَانِ فِيمَا تَقُولَانِ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: "أَمَّا هَذَا فَلَا تَقُولُوهُ مَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهَ."

نبی اکرم ﷺ میری شادی کے دن صبح میں آئے، اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور بدر کے دن شہید ہونے والے اپنے آباء واجداد کا ذکر کر رہی تھیں، گانے میں جو باتیں وہ کہہ رہی تھیں ان میں یہ بات بھی تھیکہ ہم میں مستقبل کی خبر رکھنے والے نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛

"ایسا مت کہو، اس لیے کہ کل کی بات اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"[ابن ماجہ: 1897 صححہ الالبانی]

آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا:

نبی ﷺ کا ہمارے ذمے چھٹا حق یہ ہے کہ نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا جائے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔[أحزاب:56]

درود شریف کی فضیلت میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔"[صحیح مسلم:408]

2۔ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ، وَرَفَعَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے۔"[صحیح الجامع:6359]

3۔ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے تو پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا؛

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ پر زیادہ درود پڑھتا ہوں، تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں آپ پر کتنا درود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛ جتنا چاہو۔ میں نے کہا: چوتھا حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛

مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

"جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: آدھا حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛

مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

"جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛

مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

"جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: میں آپ پر درود ہی پڑھتا رہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛

إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

"تب تمھیں تمھاری پریشانی سے بچا لیا جائے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

ایک روایت ہے میں ہے:

إِذَنْ يَكْفِيكَ اللهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ

"تب تمھیں اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے بچا لے گا۔"[ترمذی: 2457 صححہ الالبانی]

4۔ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

سَمِعَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰہَ تَعَالَى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کی حمد و ثنا نہ کی تھی اور نہ نبی کریم ﷺ کے لیے درود پڑھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس نے جلدی کی۔" پھر اس کو بلایا اور اسے یا کسی دوسرے سے فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرے، پھر نبی کریم ﷺ کے لیے درود پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔" [أبو داوٗد: 1481 صححہ الالبانی]

5۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں؛

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ

"دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے، اس میں سے ذرا سی بھی اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی کریم ﷺ پر صلاۃ (درود) نہیں بھیج لیتے۔" [ترمذی: 486 حسنہ الالبانی]

ہمارے خطباتِ جمعہ اور دروس حاصل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509